باسمه تعالى

اخوتی الأعزّة: مولوی احمد، مولوی سجاد و مولوی یوسف اور آپ حضرات کے والدین مکرمین اور خاندان کے تمام ہی افراد۔

السلام علیکم و رحمة الله و بركاته

بعد تسلیم مسنون! آج بروزِ اتوار ۱۴ ارجب المرجّب المطابق ۲۹ جولائی عین مغرب کی نماز کے بعد آپ حضرات کے جدِّ امجد قبلہ حضرت مولانا احمد صاحب نوّر الله مرقده کے حادثۂ وفات کی غمناک اطلاع موصول ہوئی۔

"فانا لله و انا اليه رجعون" ماشاء الله كان و من لم يشأ لم يكن، غفر الله له و رفع درجاته، وأسكنه جنة الفردوس، و أفرغ على قلوبكم صبرا جميلا و على من فقدتم أجرا جزيلا......

اخوتی الأعزّة: حق جلّ مجدہ نے موت و حیات کا سلسلہ جاری و ساری رکھا ہے "لدو للموت و ابنوا للخراب" کا اصول قدیم سے ہے، اس دنیا میں آنے والا جانے ہی کے لئے آتا ہے۔

آپ کے بزرگوار جدِّ امجد حضرت مولانا مرحوم و مغفور کو حق جلّ مجدہ نے متعدد کمالات سے نوازا تھا۔

(۱) جدِّ امجد کی پوری زندگی علم و عمل، تقوی و طہارت، اتباعِ سنت، حسنِ اخلاق، اعلی کردار اور ذاتی شرافت سے مزیّن تھی۔

(۲) یہ ان نیک بندوں میں سے تھے جن کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ مرنے کے بعد بھی ثواب کا سلسلہ جاری رہے گا جسکی تین صورتیں حدیث پاک میں ذکر فرمائی ہیں: "ولد صالح، علم ينتفع به، صدقة جارية"

الحمدللہ مرحوم نے اپنے پیچھے "ولدِ صالح" کو چھوڑا، نیز "علم ينتفع به" کا تو کوئی سوال ہی نہیں آج گجراتی زبان جاننے والا کون ایسا مسلمان ہے جس نے ان کی کتابوں سے فائدہ نہ اٹھایا ہو اور عورتوں کے لئے لکھی گئی کتابوں سے شاید گجراتی جاننے والا کوئی گھر خالی رہا ہو، اردو میں بہشتی زیور کو جو مقبولیت حاصل ہوئی گجراتی میں اللہ تعالی نے ان کی کتابوں کو مقبولیت عطا فرمائی، بلکہ نیک گھرانوں میں نکاح کے موقع پر یہی کتاب جہیز میں بھی دی جاتی رہی و هذا من فضل الله عليه اور "صدقاتِ جاریہ" نہ معلوم افریقہ اور بیرون افریقہ کتنے ہی صدقاتِ جاریہ کے کام کئے ہونگے، اور وہ بھی اخلاص سے "لاتعلم شماله ما تنفق يمينه".

(۳) قبلہ مرحوم گجراتی زبان میں تقریراً و تحریراً، خطابةً و کتابةً پوری قدرت و مکمل عبور رکھتے تھے، بلکہ اپنے معاصرین میں ایک ممتاز مقام حاصل کر لیا تھا۔

(۴) اخیری وصف جس نے انھیں اور کئی لوگوں سے ممتاز کر دیا تھا وہ یہ ہے کہ مرحوم ایک بلند پایہ مصنف، محقق و متبحّر عالم دین ہونے کے باوجود انتہائی متواضع، منکسر المزاج تھے، حد یہ ہے کہ اگر وہ چھوٹوں سے ملتے تو اس انداز سے ملتے کہ خود شاگرد ہے۔

سچ کہا شیخ سعدیؒ نے: "نہد شاخِ پُر میوہ سر بر زمین" یعنی میوہ سے پُر شاخ زمین کی طرف جھکتی ہے۔

(۵) حقیقت یہ ہے کہ مرحوم خداداد خوبیوں کے مالک تھے حق تعالی انھیں اپنے جوارِ رحمت سے نوازے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آپ تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل سے نوازے۔

ان کی موت ایک عالَم کی موت ہے: فما كان قيس هُلكه هلك واحد و لكنّه بنيان قوم تهدم

(٦) اب آپ تینوں نوجوانوں کی اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ان کے علمی ورثہ کی حفاظت فرما کر انھیں زندہ جاوید بنانے کی کوشش کریں۔

اس وقت عجلت میں چند سطریں تحریر فرما کر تسکین کا سامان کیا ہے، اس لئے کہ راقِم سطور نے بھی ان کی کتابوں سے از حد استفادہ کیا ہے۔

انشاءاللہ ایک مفصّل مضمون اور موقع پر لکھیں گے۔ عارض (مولانا) عباس بن آدم